175314- منگنی ونکاح کے وقت پیسے اورہدیہ وتحفہ جات دیے اور مہر مؤجل بھی لکھا کردیا لیکن رخصتی سے قبل ہی طلاق دے تواس کے لیے کیا ہے ؟

سوال

میں نے اپنی خالہ کی بیٹی سے نکاح کیا لیکن رخصتی سے قبل ہی کئی ایک اسباب کی بنا پر طلاق دے دی، میں نے پچاس ہزار مہر دینے کا اتفاق کیا تھا، اور تیسر ہزار منگنی کی انگوٹھی وغیرہ اور پچاس ہزار مہر مؤجل تھا، اس کے بعد بیوی کہنے لگی کہ تم مہر مؤجل پچاس ہزار کی بجائے ایک لاکھ کردو کیونکہ میری پھوپھی کی بیٹی کا مہر مؤجل بھی ایک لاکھ ہے، فعلا میں نے عقد نکاح میں تیس ہزار لکھا اور باقی ستر ہزار کردینے کا لکھ کر دستخط کردیے؛ اب مجھے بتایا جائے کہ اس کا شرعی حق کیا ہے ؟

میں نے بیوی کو پچاس ہزار مہر معجل اور تیس ہزار منگنی وغیرہ کے دیے ہیں، اور یہ ساری بیوی کے پاس ہے اس کے علاوہ بہت سارے تحفے تحائف بھی.

مہر مؤجل پچاس ہزار جس پر اتفاق ہوا تھا اور اس کے بعد اسے زائد کرکے اس کی پھوپھی کی بیٹی جتنا کردیا گیا اور میں نے یہ بھی اتفاق کیا تھا کہ اسے ایک فلیٹ بھی ہدیہ دونگا، یہ علم میں رہے کہ فلیٹ کی قسطیں میں ابھی تک ادا کررہا ہوں، اور دو برس بعد فلیٹ میری ملکیت میں آجائیگا کیا اگر ہدیہ شادی یا عدم شادی کے ساتھ مشروط تھا تو کیا یہ اس کا حق ہے ؟

یہ علم میں رہے کہ فلیٹ نہ تو ابھی میرے قبضہ میں ہے اور نہ ہی بیوی کے قبضہ میں؛ کیونکہ مجھے فلیٹ دو برس بعد ملنا ہے، برائے مہربانی اس کی معلومات فراہم کرکے عنداللہ ماجور ہوں.

پسندیدہ جواب

اول :

پہلی بات تو یہ ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو رخصتی ودخول سے قبل طلاق دے اور اس کا مہر مقرر کرچکا ہو تو مقررہ مہر کا نصف بیوی کو دیا جائیگا :

کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{اور اگر تم انہیں چھونے (دخول ورخصتی) سے پہلے طلاق دے دو اور تم ان کا مہر مقرر کرچکے ہو تو مقررہ مہر کا نصف انہیں دیا جائیگا، الا یہ کہ وہ عورتیں اسے معاف کردیں، یا پھر وہ جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے وہ معاف کردے، اور تم معاف کردو تو یہ تقوی کے زیادہ قریب ہے، اور تم آپس میں احسان کرنا نہ بھولو، اور بے شک اللہ اس کو جو تم کررہے ہو خوب دیکھنے والا ہے }. البقرۃ (237).

الموسوعۃ الفقھیۃ میں درج ہے :

" فقھاء کرام کا اتفاق ہے کہ اگر کوئی شخص مہر مقرر کرنے کے بعد کسی عورت کو دخول ورخصتی سے قبل طلاق دے تو مقررہ مہر کا نصف دینا واجب ہوگا؛ کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{اور اگر تم انہیں ہاتھ لگانے سے قبل طلاق دو اور تم ان کا مہر مقرر کرچکے ہو تو پھر تم نے جو مقرر کیا ہے اس کا نصف (لازم) ہے }.

اس باب میں یہ آیت نص صریح ہے، اس لیے اس پر عمل کرنا واجب ہے " انتہی

دیکھیں : الموسوعۃ الفقھیۃ (177/39).

آپ نے جو نقدی اور انگوٹھی وغیرہ دی وہ سب مہر ہے اس لیے بیوی پر لازم ہے کہ اس کا نصف آپ کو واپس کرے، اور آپ پر مہر مؤجل کا نصف اسے دینا لازم ہے، اس طرح وہ آپ کو پچیس ہزار اور منگنی پر دیے گئے نصف واپس کریگی، اور آپ اسے پچاس ہزار دیں کیونکہ مہر مؤجل بڑھا کر ایک لاکھ کر دیا گیا تھا.

دوسری بات:

مہر کے علاوہ باقی مانندہ تحفے اور ہدیے وغیرہ کے بارہ میں گزارش ہے کہ: اگر تو طلاق بیوی کے مطالبہ پر ہوئی ہے تو پھر آپ یہ تحفے وغیرہ واپس دینے کا مطالبہ کر سکتے ہیں، کیونکہ یہ تحفے ایک مقصد یعنی شادی کی غرض سے دیے گئے تھے، اور اب یہ مقصد ہی فوت ہوگیا تو اس طرح انہیں واپس لینا جائز ہوا.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" یہ منصوص شرعی اصول کے موافق مذہب پر جاری ہے وہ یہ جسے بھی کسی سبب کی بنا پر کوئی ہدیہ دیا گیا یا کوئی چیز ہبہ کی گئی تو یہ سبب کے ثبوت سے ثابت ہوگی اور سبب زائل ہونے زائل ہو جائیگا، اور سبب کے حرام ہونے سے حرام ہوگا، اور اس کے حلال ہونے سے حلال ہوگا...

مثلا اگر اگر عقد نکاح سے قبل ہدیہ دیا گیا اور انہوں نے اس سے نکاح کرنے کا وعدہ کر لیا تھا لیکن شادی کسی دوسرے کے ساتھ کر دی تو وہ ہدیہ واپس لے گا، اور پیشگی دی گئی نقدی کو مہر میں شمار کیا جائیگا، چاہے مہر میں نہ بھی لکھا گیا ہو، جب وہاں یہ عادت ہو، یعنی جب ان میں رواج ہو کہ یہ مہر میں شامل ہوتی ہے " انتہی

ماخوذ از: الفتاوی الکبری (472/5).

رہا فلیٹ تو وہ آپ واپس لے سکتے ہیں، چاہے آپ نے طلاق دی ہو یا بیوی نے طلب کی ہو، کیونکہ یہ ایسا ہبہ ہے جو ابھی قبضہ میں ہی نہیں گیا، اور قبضہ میں جانے سے قبل اسے واپس لینا جائز ہے.

الموسوعۃ الفقھیۃ میں درج ہے:

" جمہور علماء کے ہاں قبضہ میں جانے سے قبل ہبہ واپس لینا جائز ہے، لہذا جب قبضہ میں چلا جائے تو شافعیہ اور حنابلہ کے ہاں واپس نہیں لیا جا سکتا، لیکن والد اپنے بیٹے کو ہبہ کردہ واپس لے سکتا ہے، اور احناف کے ہاں اگر اجنبی کے لیے ہو تو وہ واپس لے سکتا ہے.

اور مالکیہ کے ہاں نہ تو قبضہ سے پہلے واپس لینا جائز ہے اور نہ ہی قبضہ کے بعد واپس لیا جا سکتا ہے، لیکن والد اپنے بیٹے کو ہبہ کردہ واپس لے سکتا ہے " انتہی

دیکھیں: الموسوعۃ الفقھیۃ (164/6).

اور اگر آپ بیوی کو دیے گئے چھوٹے چھوٹے ہدیے اور تحفے چھوڑ دیں اور فلیٹ لے لیں تو یہ بہتر ہے.

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کو اس کا نعم البدل عطا فرمائے، اور آپ دونوں کو اپنی وسعت سے غنی فرما دے.

واللہ اعلم.